"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخاء ۱۳۵۸ ہش | اکتوبر ۱۹۷۹ء | ایڈیٹر نورالدین منیر ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ (۱۸۳۵-۱۹۰۸)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۵ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱۰

اخاء ۱۳۵۸ ہش

اکتوبر ۱۹۷۹ء

اداریہ

زمین کے کناروں تک

تحریکِ جدید کا اجراء آج سے پینتالیس سال قبل اُس ہستی کے مبارک ہاتھوں سے ہُوا تھا جس کے بارہ میں الہامِ الٰہی نے بتلایا تھا "تو میں اُس سے برکت پائیں گی" "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا" جن حالات میں اِس تحریک کا اجراء ہُوا تھا وہ جماعت کے لئے خاصے نازک ایام تھے۔ پہلے سال مالی تحریک ساڑھے ستائیس ہزار کی تھی۔ اُس وقت یہ رقم بھی ایک گرانقدر رقم معلوم ہوتی تھی۔ مالی مطالبہ کے علاوہ جماعت کی ترقی اور استحکام کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے متعدد مطالبات جماعت کے سامنے رکھے اور آج بفضلہٖ تعالیٰ یہ تحریک اشاعتِ اسلام کے لئے سالانہ اکتیس لاکھ روپیہ کے قریب خرچ کر رہی ہے۔ غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام کا کام تحریکِ جدید کے سپرد ہُوا۔ تبلیغِ اسلام ہو نہیں سکتی جب تک ایثار پیشہ نوجوان دُنیا سے مُنہ موڑ کر دین کے لئے اپنے آپ کو وقف نہ کر دیں۔ پھر تبلیغِ اسلام کے لئے انہیں دینی علوم سے آراستہ کرنا کوئی معمولی کام نہیں۔ دیارِ غیر میں بے یار و مددگار مجاہدین نے اِس راہ میں جو تکالیف برداشت کیں اور جن مشکلات کا سامنا کیا اس کا احساس وہی کر سکتا ہے جو ان میدانوں میں اُترا ہو۔ مسیحِ پاکؑ کیا خوب فرماتے ہیں ؎

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

اور پھر تثلیث کدہ یورپ جہاں مادیت اپنے پورے عروج پر ہے جہاں عریاں تہذیب ناچتی اور تھرکتی پھرتی ہے عیسائیت نے ان کے اذہان کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے مسموم کر رکھا ہے لیکن خدا کا نام لے کر مجاہدینِ احمدیت نے اپنے کام کا آغاز کیا۔ خدا کی تائید اور اس کی نصرت اُن کے شاملِ حال تھی۔ موعود خلیفہ کی راہنمائی نے اُن کی مشکلات کو آسان کر دیا۔ ابتدائی مجاہدین نے فاقے کاٹے بھوکے رہے لیکن خدا کے علاوہ کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کیا۔ بعض مواقع پر اُن کی جان لینے کی کوشش بھی ہوئی لیکن "اولوالعزم" کے جاں نثاروں کے عزم میں فرق نہ آیا۔ بعض نے دیارِ غیر میں جان جاں آفریں کے سپرد کر کے وہیں خاک میں دفن ہو کر اپنے صدق و وفا کا ثبوت دیا اور آنے والوں کو ایک ولولہ عطا کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے نتیجہ میں یہ بیج بارآور ہوا۔ اس کی کونپلیں نکلیں۔ وہ درخت بنا اور اس کی شاخیں لہرائیں۔

کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ (الفتح آیت ۳۰)

آج اِس تحریک کے خوشکن نتائج ہمارے دلوں کے لئے مسرت بخش اور ایمان افزا ہیں خدا کی رحمتیں ہوں اِس تحریک کے بانی اور ان معماروں پر جنہوں نے اِس عمارت کی تعمیر میں حصّہ لیا۔ اب یہ تحریک ایسی منزل پر آئی کہ مبلّغین کے علاوہ اساتذہ اور ڈاکٹروں کی ضرورت محسوس کی گئی۔ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر نے جماعت کے اِس حصّہ کو پکارا تو انہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبّیک کہا اور ان معلّمین اور ڈاکٹروں کی بدولت آج احمدیت کو نئے میدان میسّر آئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بارآور فرما رہا ہے اور کاروانِ اسلام آگے بڑھ رہا ہے۔ اِس شمارہ میں دو واقفین معلّمین کا انٹرویو شائع کیا جا رہا ہے۔

مجاہدینِ اسلام بڑھے چلو خدائی وعدہ ہے "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ خدا کی تقدیر ہے اور اگر خدا کی تقدیر سے بندہ کی تدبیر ہم آہنگ ہو جائے تو پھر کامیابی و کامرانی استقبال کرتی ہے۔ حسن رہتاسی صاحب کی یہ رباعی ہر احمدی کے دل کی آواز ہے ؎

حصاروں، ریگ زاروں آبشاروں کوہساروں تک — پیاروں جاں نثاروں خاکساروں تاجداروں تک
غرض یورپ سے تا مکّہ اُدھر اُتر سے تا دکھن — تیری تبلیغ پہنچاؤں گا دُنیا کے کناروں تک

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(نامہ نگار)

پچھلے ماہ مغربی افریقہ کے سیکنڈری سکولز کے دو پرنسپل صاحبان سے ہمیں ملنے کا موقع ملا۔ یہ تھے مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو (سیرالیون) اور مکرم انیس احمد صاحب عقیل پرنسپل نصرت ہائی سکول بانجول (گیمبیا)۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل، خلافت اور تنظیم کی برکت اور ان اخلاص پیشہ نوجوانوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارے یہ سیکنڈری سکول عیسائیوں کے ایک صدی سے قائم سیکنڈری سکولز کا مقابلہ کر رہے ہیں بلکہ ان سے بہتر نتائج دکھا رہے ہیں۔ عیسائی سکولز کی پشت پر عیسائیت کی دولت اور ان کی طاقت ہے اس کے بالمقابل ہمیں خدائی تقدیر اور اس کی نصرت پر بھروسہ ہے۔

انور حسن صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم۔ اے کیا۔ پھر پانچ سال تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اسلامیات پڑھاتے رہے۔ پچھلے بارہ سال سے وہ افریقہ میں تعلیم و تعلّم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

انتیس سال کی عمر میں ان کے سر کے اکثر بال سفید ہو چکے ہیں۔ ان کے سیکنڈری سکول میں بارہ استاد ہیں دو پاکستانی ہیں دو امریکن ایک انگریز جو ۷۰.۵ تنظیم کی جانب سے ہیں۔ باقی افریقن ہیں۔ ایک استاد افریقن احمدی ہیں جو باجے بو احمدیہ سکول کے فارغ التحصیل ہیں۔

انور حسن صاحب نے بتلایا کہ طلباء کی تعداد اڑھائی صد کے قریب ہے جن میں اکثریت عیسائی طلباء کی ہے۔ ان میں کافی تعداد لائبیریا کے طلباء کی ہے جو ہوسٹل میں رہتے ہیں۔ وہاں کی پارلیمنٹ کے ایک ممبر کے بچے بھی ہمارے سکول میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہیں داخلہ کے لئے خود ان کے والد لے کر آئے۔ ہمارے سیکنڈری سکول میں کوئی مذہبی تفریق نہیں اور نہ ہم مذہب کی بناء پر کسی سے کوئی امتیازی سلوک کرتے ہیں لیکن ہمارا ماحول بفضلہ تعالیٰ مذہبی ہے ہمارا یہ سکول "احمدیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اسّی ۸۰ میل کے ایریا میں (کینوا (سیرالیون) سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائبریری تک) یہی ایک قابلِ ذکر سکول ہے۔

صبح کی اسمبلی دُعا سے شروع ہوتی ہے طلباء کھیلوں میں باقاعدہ حصّہ لیتے ہیں حکومت سکولوں کو مدد (GRANT) دیتی ہے۔ انتظام "بورڈ آف گورنرز" چلاتا ہے جس میں حکومت اور مشن کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اچھے سکولوں کو گورنمنٹ گرانٹ بھی دوسرے سکولوں کی نسبت زیادہ دیتی ہے۔ فیسیں وہاں حکومت کی شرح کے مطابق لی جاتی ہیں جو قریباً ڈیڑھ پونڈ ماہوار ہوتی ہے۔

مَیں نے ان سے سوال کیا کہ آپ کو غذا اور رہائش کی وہاں تکلیف تو نہیں۔ انہوں نے کتنا محتاط اور پُرخلوص جواب دیا ہاں بعض طبائع کے لئے مناسب نہیں ہوتی۔

انور حسن صاحب نے بیان کیا کہ ہمارے سکول سے فارغ التحصیل ہو کر بعض طلباء اعلیٰ تعلیم کے لئے کالج میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بعض مزید تعلیم کے لئے غیر ممالک میں چلے جاتے ہیں۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر وہ سکول اور مشن سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ سکول کی عمارت بہت شاندار ہے۔ فزکس، کیمسٹری کی لیبارٹری بہت عمدہ ہے۔ اس لیبارٹری کے لئے نامور احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے گرانقدر عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔ سکول کی عمارت ۵۳ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ دس ایکڑ پر انناس اور پام کا فارم ہے۔ کیلے کی بھی کاشت کی گئی ہے۔ لڑکیوں کے لئے علیحدہ ہوسٹل ہے۔ ہوسٹل کا خرچ خوراک دوسرے سکولوں کی نسبت بہت تھوڑا ہے۔ جس پر لوگ حیران ہوتے ہیں کہ ہم یہ کیسے کرتے ہیں۔ ہمارے سکولوں کا اخلاقی معیار دوسروں سے کافی امتیاز رکھتا ہے۔

مَیں نے دریافت کیا کہ جو استاد باہر سے آتے ہیں ان کا رویہ کیسے ہوتا ہے۔ پرنسپل انور حسن صاحب نے جواب دیا ایک انگریز استاد "MR. CHARLES" قرآنِ مجید کا انگریزی ترجمہ مکمل پڑھ چکے ہیں اب انہوں نے تذکرہ کا انگریزی ایڈیشن شروع کیا ہوا ہے۔ اسلامی نماز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو خاص دلچسپی سے سیکھ رہے ہیں۔ ایک دوسرے استاد MR. TERY-A-ROBERTS دو سال مدت ملازمت ختم کرنے کے بعد امریکہ جانے سے پہلے ربوہ اور قادیان آنے والے ہیں۔ سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

ہمارے سکول کی نمایاں خصوصیات

پرنسپل انور حسن صاحب نے میرے سوال کے جواب میں بتایا کہ ہمارے سکول کی نمایاں خصوصیت اعلیٰ ڈسپلن، سائنس کی تعلیم، عمدہ لیبارٹریاں، مذہبی ماحول، اعلیٰ کارکردگی

اور اچھے نتائج ہیں۔ بعض لوگ جو اولاد کی تربیت سے مایوس ہو چکے ہوتے ہیں یا ان کے بچے عیسائیت کی آغوش میں جا رہے ہوتے ہیں وہ اپنے بچوں کو لے کر ہمارے سکول میں آتے ہیں کہ ہمیں بچائیے۔ تمام ملک کے قریباً آٹھ فیصدی سکول ہمارے ہیں۔ قریباً پچاس پرائمری سکول ہمارے ہیں جنکی ہمارے سیکنڈری سکولوں کی طرح نمایاں شہرت ہے۔ اِس سے قبل صدرِ مملکت کا اپنا بچہ ہمارے بوا حمدیہ سکول میں پڑھتا تھا۔ بعض اوقات اعلیٰ سطح پر ہماری سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے قلوب پر جو اثر ہے وہ روک ہٹا دیتا ہے۔

انور حسن صاحب سیرالیون میں ٹیچر سرٹیفکیٹ کے اسلامیات کے چیف ایگزیمینر ہیں۔ ایڈوانس سلیبس بنانے کے لئے مغربی افریقہ میں جو کمیٹی تشکیل دی گئی اس میں سیرالیون کی نمائندگی انور حسن صاحب نے کی۔

میرے سوال کے جواب میں پرنسپل صاحب نے بتایا کہ ہمارے لڑکوں کی امتیازی حیثیت کا اندازہ اِس سے کیجئے کہ ہمارے "بو" سکول کا پڑھا ہوا ایک بچہ کہیں ملازم ہوا تو اس کے اطوار وغیرہ دیکھ کر اُن لوگوں نے کہا تم کہاں کے پڑھے ہوئے ہو۔ جب اُس نے بتایا کہ میں بوا حمدیہ سکول کا پڑھا ہوا ہوں تو ان لوگوں نے ہمارے مشن کو درخواست دی کہ ہم نے آپکے اِس نام کے طالبِ علم کے اطوار دیکھے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ ایسا سکول یہاں بھی کھولیں۔

سب سے اہم واقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَیں نے انور حسن صاحب سے دریافت کیا کہ وہاں کی احمدیہ تاریخ کا سب سے اہم واقعہ کیا ہے۔ انہوں نے بے ساختہ کہا وہاں کی احمدیہ تاریخ کا سب سے اہم واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہے۔ اُس کی سہانی یادیں کبھی افریقنوں کے دلوں سے محو نہیں ہو سکتیں۔ لوگوں کے خلوص اور محبت کے اظہار کا ایک واقعہ سُن لیجئے۔ مولانا نذیر احمد صاحب علی کے زمانہ کے ایک احمدی PA. SAIDU BANGURA غریب لیکن بہت مخلص تھے۔ حضور کی آمد پر دوسرے یا تیسرے نمبر پر اسے کھڑا کیا۔ اس نے ملاقات کے وقت حضور سے معانقہ کیا۔ اِس کے پانچ سال بعد وہ فوت ہوئے لیکن اِس پانچ سال میں انہوں نے بارہا میرا شکریہ ادا کیا کہ تم نے مجھے حضور سے ملاقات کا موقعہ بہم پہنچایا۔

کفن کے لئے

حضور ایدہ اللہ نے اسے اپنی پگڑی تحفہ کے طور پر دی۔ وہ حج کے لئے گیا تو کچھ چادریں

اور وہ پگڑی آبِ زمزم میں دھو کر لایا۔ انہیں محفوظ کر لیا اور گھر والوں کو وصیت کی کہ مجھے اِن چادروں میں کفن دینا اور یہ پگڑی میرے سر پر باندھ دینا۔ افریقہ میں میّت کے سر پر پگڑی سی باندھ دیتے ہیں۔ جب انور حسن صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا تو میری آنکھوں میں آنسو آ گئے اور مجھے تاریخِ اسلام کا وہ واقعہ یاد آ گیا جب ایک صحابیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر مانگ لی تھی کہ یہ میرے کفن میں استعمال ہو گی۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ وبارک وسلم اِنّک حمیدٌ مجید۔

مسٹر ٹیری۔ اے۔ رابرٹس جن کا ذکر پرنسپل انور حسن صاحب نے کیا آج ۴ اکتوبر کو اُن سے ملنے کا موقعہ ملا۔ وہ ۲ اکتوبر کو ربوہ پہنچے۔ قریباً چھ فٹ قد۔ سُرخ و سفید چہرے پر پوری داڑھی کیا بھلی معلوم ہوتی تھی۔ انہوں نے دو سال تک پیس (PEACE) کور والنٹیر کے طور پر ہمارے احمدیہ مسلم سکول جورو (سیرالیون) میں بطور ٹیچر کے کام کیا ہے۔ انہوں نے MILLECOVILLE STATE COLLAG سے گریجوایشن کیا۔ فلاڈلفیا (امریکہ) سے آپ کا تعلق ہے۔

میرے سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ امریکن اسلام اور افریقن کے بارہ میں بہت کم جانتے ہیں۔ ہمیں متحرک تصاویر کے ذریعہ اسلام کو ایسی شکل میں دکھایا کہ عربوں نے ہاتھوں میں تلواریں تھام رکھی ہیں اور وہ ہر طرف وار کر رہے ہیں۔ احمدیوں میں رہ کر میں نے محسوس کیا کہ یہ بہت بُردبار اور حقیقت پسند ہیں۔ اسلام میں پردہ اور عورت کا مردوں میں آزادانہ نہ ملنا مجھے بہت عجیب لگتا ہے اور ہمارے لئے اِسے اختیار کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ربوہ کی خاموش فضا نے مجھے بہت متاثر کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے احمدیہ سکول جورو کے پرنسپل انور حسن صاحب کے بارہ میں انہوں نے بتایا کہ میں انور صاحب کے حُسنِ سلوک اور تعاون کا بہت ممنون ہوں۔ ان کا رویّہ ہمیشہ ہم نے مصالحانہ اور ہمدردانہ پایا۔ میں ان کے تجربہ اور سکول کے ڈسپلن سے بہت متاثر ہوا۔

(۳)

انیس احمد صاحب عقیل گیمبیا (مغربی افریقہ) میں نصرت ہائی سکول کے پرنسپل ہیں۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے اکنامکس میں ایم۔ اے کیا۔ پھر ۱۹۷۲ء میں ایم۔ اے ایجوکیشن کیا۔ نائیجیریا یونیورسٹی میں انہوں نے ملازمت کیلئے درخواست دی تو ان کے والد محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ نے کہا بیٹا! اگر تم نے باہر ہی جانا ہے تو سلسلہ کے لئے وقف کیوں نہیں کرتے۔

چنانچہ انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی اور سلسلہ نے ان کا تقرر گیمبیا نصرت ہائی سکول میں بطور پرنسپل کر دیا۔ اب انیس احمد صاحب چھ سال سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ یہ سکول ۱۹۷۱ء میں قائم ہوا۔ اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاتھوں سے رکھی گئی۔

انیس احمد صاحب نے بتایا کہ جب سکول شروع ہوا تو طلباء کی تعداد ستّر تھی اب طلباء کی تعداد اڑھائی صد سے متجاوز ہے۔ سکول کی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے حکومت اور پبلک کا اصرار ہے کہ زیادہ طلباء کو داخلہ دیا جائے وہاں پرائمری میں ہی طلباء کو فارم پر درج کرنا پڑتا ہے کہ اس کے بعد کس سیکنڈری سکول میں داخلہ لینا ہے لیکن ابھی ہم اپنے وسائل کی وجہ سے مجبور ہیں۔ ہمارے پاس عمارت کافی نہیں۔ سکول کی پانچ کلاسز ہیں اور آٹھ فریق۔

میں نے سوال کیا کہ اگر عمارت کافی نہیں تو کیا آپ درختوں کے نیچے کلاسز نہیں لگا سکتے انیس صاحب نے جواب دیا کہ موسم بھی مانع ہے اور ہم اپنا معیار بھی نہیں گرانا چاہتے۔ اب یہ تجویز ہوئی تھی کہ ہم شیٹ (SHEET) وغیرہ کے عارضی چھپر ڈال لیں۔ انیس صاحب کرکٹ کے اچھے کھلاڑی ہیں چنانچہ انہیں نیشنل کلب کا ممبر منتخب کیا گیا۔ آپ وہاں پہلے غیر ملکی تھے جنہیں یہ اعزاز ملا۔

وہاں پانچ افریقن ملکوں کی ایک امتحانی کونسل ہے اس میں انہیں تین سال کے لئے گیمبیا کے نمائندہ کے طور پر منتخب کیا گیا۔ آپ پہلے پاکستانی تھے جنہیں یہ اعزاز نصیب ہوا۔

انیس صاحب نے بیان کیا کہ گیمبیا میں ہمارے مقابل چار سکول ہیں۔ پہلے وہی اس کونسل میں نمائندہ ہوتے تھے۔ جب انہوں نے مجھے منتخب کیا تو میں نے تجویز کیا کہ عیسائی سکولوں کا ایک نمائندہ ہونا چاہیئے اور ایک ہمارا۔ چنانچہ محکمہ تعلیم کی جانب سے میرا ہی نام تجویز ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمایاں خصوصیت

میرے سوال کے جواب میں پرنسپل صاحب نے کہا کہ ہمارے سکول کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ

۱۔ یہ پہلا مسلمانوں کا سکول ہے جس میں دینیات اور اسلامیات کے مضامین ہیں۔

۲۔ اکنامکس اور شماریات کے مضامین صرف ہمارے سکول میں ہیں۔

۳۔ ہماری لیبارٹریز کا اعلیٰ معیار جس کیلئے ہم نے جدید (LATEST) سامان منگوایا۔

۴۔ ہمارا سکول ڈسپلن کے لحاظ سے اوّل نمبر پر ہے۔ اسلام پسند ہمارے سکول کو پسند کرتے ہیں۔

۵ ۔ بچیوں کے لئے لباس یہ ہے کہ سر اور ٹانگیں ننگی نہ ہوں۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ حکومت کے احکام کی وجہ سے ہم مخلوط تعلیم کے لئے مجبور ہیں ورنہ ہم نے کلاسوں میں بچیوں کے لئے الگ نشستوں کا انتظام کیا تھا۔ سکول میں اساتذہ کی تعداد سولہ ہے جن میں سات پاکستانی ہیں دو امریکن دو گھانا کے باقی گیمبیا کے۔ ایک وقت میں ہمارے سکول کے اساتذہ میں لنکا اور انڈیا کے بھی اساتذہ تھے۔ گویا ہمارا سکول انٹرنیشنل سکول تھا۔ سکول کی آخری کلاس تین سال پہلے فارغ ہوئی تھی۔ ہمارے سکول کا کوئی فارغ التحصیل طالب علم بیکار نہیں ہے۔ اس غرض کے لئے میں خود بھی مختلف شعبوں کے سربراہوں سے تعلق رکھتا ہوں۔ شماریات میں ہمارے سکول کے فارغ التحصیل طلباء کی بہت مانگ ہے۔ بلکہ اس میں ہمارے سکول کی اجارہ داری ہے۔ قریباً دس فارغ التحصیل طالب علم ہمارے سکول کے سکالرشپ پر امریکہ گئے ہیں ان میں ایک بہت مخلص احمدی بھی ہے۔ ہماری جماعت کی تعداد وہاں بہت تھوڑی ہے لیکن بہت باوقار اور اثر و رسوخ کی حامل ہے۔ لیبر کمشنر احمدی ہیں پچھلے سال وہ ریٹائر ہوئے ہیں۔ کسٹم کے چیف احمدی ہیں۔

ہماری مخالفت کا ردِّ عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے خلاف جو وفد کبھی وہاں گیا ہے وہ جب غلط خلافِ واقعہ بات ہمارے خلاف کہتے ہیں اس کا ردِّ عمل طلباء پر ہمارے حق میں بہت اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں کے اخباروں نے ہمیں بتائے بغیر ہمارے حق میں نوٹ شائع کئے جن میں ہماری تعلیمی اور صحت کے بارہ میں خدمات کا تذکرہ تھا۔

میرے سوال کے جواب میں پرنسپل انیس صاحب نے بتایا کہ وہاں صحت کے لحاظ سے کچھ بہت تکلیف دہ اور خطرہ رساں ہے لیکن قربانی اور خلوص یہ سب کچھ برداشت کروا تا ہے۔ ہمارا کھانا ہماری طبیعت کے خلاف ہوتا ہے سبزیاں ملک میں بوتے ہی نہیں۔ عام لوگ چاول اور مچھلی کھاتے ہیں۔

سپورٹس میں نمایاں مقام

عیسائیوں کے سکول سو سال سے وہاں قائم ہیں۔ اُن کی سکول کی عمارتوں کے بالمقابل ہمارے سکول کی عمارتیں ابھی معیاری نہیں لیکن حُسنِ کارکردگی کی بناء پر ہمارے سکول قومی سطح پر آگئے ہیں۔ سپورٹس میں ہم ان کے مقابلہ میں آگئے ہیں۔ ایک موقع پر کھیلوں کے مقابلہ میں بارہ ۱۲ ٹرافیوں میں سے سات ٹرافیاں ہمارے

سکول نے لیں۔ بیڈمنٹن میں ہمارا سکول سب سے اوّل ہے اور قومی سطح پر منتخب کھلاڑی اِس گیم کے ہمارے سکول کے فارغ التحصیل ہی ہیں۔ اور تمام سکولوں میں کھیلوں میں ہمارا سکول دوسرے نمبر پر ہے۔ گیمبیا اور سینی گال کی بیڈمنٹن کی چیمپئن کھلاڑی لڑکی ہمارے سکول کی ہی فارغ التحصیل ہے۔ ایتھیلیٹکس میں پچھلے سال ہی ہمارے سکول کی تین لڑکیوں نے گیمبیا کی نمائندگی الجیریا اور لیبیا میں کی۔ کینیڈا میں کامن ویلتھ کے ممالک میں بھی نمائندگی ہمارے سکول کے طالبِ علموں نے کی۔ باسکٹ بال کی نیشنل ٹیم میں دو کھلاڑی ہمارے سکول کے طالبِ علم ہیں۔ ان کے علاوہ تین لڑکیاں ہمارے سکول کی نیشنل باسکٹ بال کی ٹیم میں شامل ہیں۔ ایک نے پچھلے دنوں گنی میں اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ ایک احمدی بچی ٹیبل ٹینس میں قومی سطح پر نمائندگی کر رہی ہے۔ سینی گال کے سکول ہمارے سکول کو کھیلوں کے مقابلہ کے لئے بُلاتے رہتے ہیں اور خود بھی ہمارے سکول میں کھیلنے کے لئے آتے رہتے ہیں جس میں ہم اکثر فاتح ہوتے ہیں۔ ان میچوں کی خبریں ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر آتی ہیں جس میں ہمارے سکول کا نام آتا ہے۔ گیمبیا کے یومِ آزادی پر سینی گال کی ٹیموں سے ہمارے سکول کے مقابلے ہوئے۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ ہمارے سکول اخراجات کے لحاظ سے اپنے پاؤں پر کھڑے ہیں ہم مشن سے کچھ نہیں لیتے۔ تنخواہیں، آمد و رفت کا کرایہ ہم سب خود برداشت کرتے ہیں۔ ہاں حکومت اِس میں ہمارا ہاتھ بٹاتی ہے یعنی وہ منظور شدہ گرانٹ دیتی ہے۔ ہمارا سکول معیار کے لحاظ سے تمام ملک میں پہلے تین سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سربراہِ مملکت کی آمد

ایک بار ہیڈ آف دی سٹیٹ ہمارے سکول کی سالانہ تقسیم انعامات پر آئے اور یہ وہاں بہت بڑی بات ہے۔ سکول سے جانے کے بعد پھر انہوں نے بعض مجالس میں ہمارے سکول کا بہت عمدہ الفاظ میں ذکر کیا۔ ایک تقریب میں جب میرا اُن سے کسی نے تعارف کروانا چاہا تو انہوں نے کہا میں ان کو جانتا ہوں یہ اُس سکول کے پرنسپل ہیں جس کا ڈسپلن مثالی ہے۔

دوپہر کا کھانا تمام طلباء کو سکول میں بہت معمولی قیمت پر دیا جاتا ہے۔

سیّاحوں کی آمد

دوسرے ممالک کے سیّاح گیمبیا میں کافی تعداد میں آتے ہیں۔ وہ جب محکمہ سیاحت سے تعلق پیدا کرتے ہیں تو محکمہ انہیں ہمارے سکول کو دیکھنے کا مشورہ دیتا ہے چنانچہ وہ آتے ہیں اور پھر سکول کے طلباء کو سکالرشپ دیتے ہیں۔ اب بھی ہمارے سکول کے تین ۳ کے قریب

+ ہیں۔ ہمارے سکول کا رزلٹ ہمیشہ اچھا رہا ہے۔

آپ کے سوالات اور اُن کے جوابات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(غلام باری سیف)

مکرم مولانا محمد منوّر صاحب امیر و انچارج مشن کینیا تحریر فرماتے ہیں :-

آزادئ ضمیر و عقیدہ کے ضمن میں ایک سوال طبعی طور پر ذہن میں اُبھرتا ہے کہ کیا اسلامی تاریخ میں اِس قسم کی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ ایک مسلمان مرتد ہُوا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے اسے کوئی سزا نہ دی ہو۔

جواب :- پیشتر اس کے کہ مَیں اس کی مثالیں مستند اسلامی دینی تاریخ سے پیش کروں مَیں یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ "مذہبی آزادی و آزادئ ضمیر" کے عنوان سے امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو خطبات پر مشتمل ایک کتاب شائع ہوئی ہے جو چوّن صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن مجید سے یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام ضمیر اور مذہبی آزادی پر، عقیدہ پر کوئی جبری قدغن عائد نہیں کرتا۔

اسلام میں فقط اس کے انکار پر دُنیا میں کوئی جسمانی سزا مقرر نہیں۔ ہماری جماعت کی طرف سے اِس سے قبل دو کتابیں ایک حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کی اور دوسری محترم روشن دین صاحب تنویر مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی قتلِ مرتد کی تردید میں شائع ہو چکی ہیں۔ حال ہی میں پاکستان کے ریٹائرڈ چیف جسٹس جناب جسٹس رحمٰن کی ایک کتاب انگریزی میں اِس مضمون پر شائع ہوئی ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل نہیں۔ اسلام میں قتل اُس مرتد کو کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے خلاف تلوار کو بے نیام کرتا ہے۔

اب مَیں شارع علیہ السلام فداہ ابی و اُمّی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی تین مثالیں پیش کرتا ہوں جو کتبِ حدیث میں ہیں اور حدیث کی بھی صحیحین یعنی بخاری و مسلم میں۔

امام بخاریؒ باب علامات النبوّۃ فی الاسلام کے تحت یک حدیث لائے ہیں حضرت انسؓ مروی ہیں :-

قال کان رجل نصرانیا
فاسلم وقرء البقرة و
ال عمرٰن فکان یکتب
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فعاد نصرانیا فکان یقول
ما محمدٌ الّا ما کتبت لہٗ
فاماتہ اللہ فحفروا لہٗ
فاعمقوا فاصبح وقد
لفظتہ الارض فقالوا ھذا
فعل محمد و اصحابہ
نبشوا عن صاحب لنا
ھرب منھم فالقوہ
خارج القبر فحفروا لہٗ
وعمقوا لہٗ فی الارض
ما استطاعوا فاصبح قد
لفظتہ الارض فعلموا
انہ لیس من الناس
فالقوہ۔

یعنی ایک آدمی نصرانی تھا وہ اسلام لے آیا اور اسلام لانے کے بعد اس نے سورۃ البقرہ اور ال عمران پڑھی پھر یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتبِ وحی بنا۔ پھر یہ مرتد ہو گیا اور یہ کہتا تھا کہ محمدؐ کچھ نہیں جانتا مگر وہی جو میں اسے لکھواتا ہوں۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے گڑھا کھود کر اسے دفن کر دیا مگر صبح دیکھا کہ اس کی لاش باہر پڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے کہ چونکہ یہ مرتد ہو گیا تھا انہوں نے قبر اکھیڑ کر اسے باہر پھینک دیا چنانچہ انہوں نے پہلے دن سے زیادہ گہرا گڑھا کھود کر اس میں دفن کیا لیکن صبح پھر اس کی لاش باہر پڑی ہوئی تھی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ یہ کسی انسان کا فعل نہیں ہے۔

یہ حدیث مسلم کتاب صفات المنافقین واحکامھم میں بھی آئی ہے۔

یہ شخص وہ مشہور کاتبِ وحی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نہیں۔ یہ حدیث صاحبِ مشکوٰۃ نے نقل کی ہے۔ اس کی شرح مرقاۃ میں ملّا علی قاری نے بوضاحت لکھا کہ یہ عبداللہ بن ابی سرح نہیں کہ وہ تو مرتد ہونے کے بعد مسلمان ہونے کی حالت میں مرے تھے اور یہ کفر کی حالت میں مرا۔

بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں لکھا ہے کہ یہ شخص بنو نجار سے تھا۔ یہ مرتد ہونے کے بعد عیسائیوں سے جا ملا اور عیسائیوں نے پھر اسے خوب اُچھالا۔ لفظ ہیں فرفعوہ۔

دوسری مثال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کی ہے۔ سورۃ مومنون کی آیت ۱۵ فتبارک اللہ احسن الخالقین کی تفسیر میں اکثر مفسرین نے اس کا واقعہ لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ آیت لکھوا رہے تھے ثم جعلنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المضغة عظما فكسونا العظم لحما ثم
انشانه خلقا اخر تو عبداللہ بن سعد بن
ابی سرح نے کہا فتبارك اللہ احسن الخالقین۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسی طرح
نازل ہوا ہے۔ اسی کو اس سے ٹھوکر لگی کہ میں جو
کچھ کہتا تھا محمدؐ وہی مان لیتے تھے کہ ہاں اسی طرح
نازل ہوا ہے۔ اور وہ مرتد ہو گیا۔ اور پھر فتح مکّہ
کے موقع پر دوبارہ مسلمان ہوا۔ یہ شخص حضرت
عثمانؓ کا رضاعی بھائی تھا۔ اسد الغابہ میں ابن اثیر
نے لکھا ہے کہ یہ قریش کے معزّزین میں سے تھا۔
پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے وقت میں اسے والی
بنایا اور اللہ نے اس کے ہاتھ پر افریقہ کو فتح
کیا (اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳)

تیسری مثال ایک اعرابی کی ہے یہ حدیث
بھی بخاری کی ہے کہ ایک بدو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اسلام قبول کیا
خدا کی تقدیر اسے اگلے روز ہی بخار ہو گیا۔ وہ
حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تین بار کہا کہ
مجھے بیعت سے آزاد کر دیجئے اور حضورؐ نے
ہر بار انکار فرمایا کہ مدینہ کی مثال بھٹی کی ہے
یہ میل کچیل کو دُور کرتی ہے اور اس میں کیا شک
ہے کہ ابتلاء مومن کو پانسے کا سونا بنا دیتے
ہیں۔ بخاری کی شرح فتح الباری میں ہے کہ بدّو یہ
کہتا ہوا چلا گیا کہ مجھے بیعت سے آزاد کیجئے۔
اس پر حضورؐ نے فرمایا مدینہ بھٹی کی مانند ہے
جو میل کچیل دُور کر کے خالص بناتی ہے۔

یہ تینوں واقعات مستند دینی تاریخ یعنی
حدیث کی کتب میں درج ہیں۔ صحیحین میں جن سے
یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے عقیدہ کے بارہ
میں کوئی جبر روا نہیں رکھا۔ من شاء فلیؤمن
و ما شاء فلیکفر۔

چوتھی مثال جو ایک فرد کی نہیں بلکہ مجموعہ
افراد کی ہے یہ ہے کہ:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورہ نساء آیت ۹۱

اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰی قَوْمٍ
بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ
اَوْ جَآءُوْکُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ
اَنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا
قَوْمَھُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ
لَسَلَّطَھُمْ عَلَیْکُمْ فَلَقٰتَلُوْکُمْ ۚ
فَاِنِ اعْتَزَلُوْکُمْ فَلَمْ
یُقَاتِلُوْکُمْ وَاَلْقَوْا اِلَیْکُمُ
السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰہُ
لَکُمْ عَلَیْھِمْ سَبِیْلًا ۝

کی تشریح میں لکھا کہ:-

وھم قوم ھلال الاسلمیون
وبنو بکر نھی اللہ عن
قتال ھؤلاء المرتدین
اذا القلوا باھل عھد
المسلمین لان من انضم

الیٰ قوم ذوی عھد فلہٗ حکمھم
فی حقن الدم۔

(تفسیر خازن زیر آیت ہذا)

کہ اسلم اور بنو بکر کے وہ مرتدین جوان کے حلیف بن گئے تھے جن سے مسلمانوں کا معاہدہ تھا اب ان لوگوں سے بھی لڑنے کی اجازت نہیں کیونکہ جو حکم آپ کے معاہدین کا ہے وہی حکم ان کا ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے :-

من قتل معاھدا لم یرح
رائحۃ الجنۃ۔

کہ جو کسی معاہد کو قتل کرتا ہے اسے جنت کی ہوا بھی نہیں لگے گی ــــ لہٰذا بموجب حکمِ قرآنی اِن سے کوئی تعرض نہ کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی جرمنی سے ایم۔ ایس۔ سلیمی صاحب نے ہمیں دو سوال بھجوائے ہیں۔ ایک میں انہوں نے نکاح و شادی کے بارے میں اسلامی احکام کی حکمت اور اِس بارے میں یورپ کے معاشرہ کی مشکلات کا حل دریافت کیا ہے۔ دوسرے سوال میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کو نسبتاً سرد علاقہ میں قرار دے کر ایک نظریہ قائم کیا ہے۔

سلیمی صاحب!

انسان میں اللہ تعالیٰ نے چار قوتیں ودیعت فرمائی ہیں۔ علمیہ۔ روحانیہ۔ غضبیہ اور شہوانیہ۔ اوّل الذکر دو قوتوں کو جب ترقی دی جاتی ہے تو یہ ترقی مؤخر الذکر دو قوتوں کے ہیجان کو ضبط میں لے آتی ہے اور جب مؤخر الذکر دو قوتوں میں طوفان پیدا ہوتا ہے اور یہ طوفان کناروں سے باہر نکل جاتا ہے تو اوّل الذکر دو قوتیں دب جاتی ہیں۔

اسلام کا منشاء یہ ہے کہ انسان اپنی صلاحیتوں، استعدادوں کو کام میں لائے لیکن مقرر حدود کے اندر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھو الذی خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملاً کہ اللہ تعالیٰ نے موت اور حیات کی تخلیق کی ہے اِس تخلیق کی غرض و غایت یہ ہے تا وہ دیکھے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے۔ قوتِ شہوانی بھی انسان کے قویٰ میں سے ایک قوت ہے۔ اسلام نے اس کو معدوم نہیں کیا۔ اِس کی نفی نہیں کی۔ ہاں اِسے ضبط و کنٹرول میں رکھنے کے لئے کچھ احکام تجویز کئے ہیں اور وہ ہیں غضِّ بصر، پردہ اور نکاح و شادی۔

اِسلام نے نکاح کی غرض (۱) بقائے نسل (۲) فطری جذبہ کی تسکین (۳) مختلف خاندانوں میں اُلفت و مودّت کی تخلیق (۴) مرد و عورت کا اخلاقی طور پر قلعہ بند اور نگاہ کو پاک رکھنا بیان کیا ہے۔ نکاح کی یہ اغراض قرآنی آیات سے مستنبط ہیں۔

اگر کسی معاشرہ میں اِن امور کو مدِّ نظر نہ رکھا جائے گا تو اِس سوسائٹی میں اعتدال نہ رہے گا انسانی قویٰ میں توازن قائم نہ رہے گا اور معاشرہ

میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔

شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے اور آپؐ نے فرمایا جس نے میری اِس سُنّت سے اِعراض کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی زندگی یعنی شباب کا زمانہ بے عیب گزارا۔ آپؐ کی جوانی آئینہ کی مانند صاف اور چشمہ کے پانی کی طرح شفاف تھی۔

سلیمی صاحب! آپ ان کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ یورپ کا معاشرہ ہر قدم پر آپ کے ضبط اور عفّت کا امتحان کرتا ہے تو اِس امتحان میں پورے اُتریئے۔ ہاں شادی میں آپ کو انتخاب کا اسلام نے حق دیا ہے لیکن فرمایا انتخاب کرتے وقت دینداری کو ترجیح دینا فقط حُسن، حسب و نسب اور مال و دولت پر نظر نہ رکھنا۔ اِسی طرح ماں باپ کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ بچّی کی رضا حاصل کریں۔ ہمارے ہاں ماں باپ اگر رشتہ تجویز کرتے ہیں تو اِس لئے کہ وہ اپنے تجربہ اور خیر خواہی کی بناء پر اپنی لختِ جگر کے لئے اچھا گھر تجویز کر سکیں۔ لیکن مشرقی مزاج یہ ہے جیسا کہ مصر کے مشہور ادیب نے کہا کہ شادی بنائے محبّت ہو نہ کہ محبّت وجہ شادی ہو۔ عائلی زندگی کے لئے یہی بہتر ہے۔ عارضی چمک آپ کو صبح صادق کی روشنی سے محروم نہ کرے۔

اِسلام نے اِس بارہ میں گواہ، اعلان اور ولیمہ کی پابندی اِس لئے لگائی ہے کہ اِس میں عورت کا اعزاز مدِّ نظر ہے۔ یہ وجہ ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی کتاب حجّۃ اللہ البالغہ میں بیان کی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃٌ للعالمین تھے۔ وہ تمام دُنیا کی طرف مبعوث کئے گئے تھے۔ فرمایا وما ارسلناک الّا کافّۃً للنّاس۔ آپؐ کی تعلیم سرد و گرم دونوں علاقوں کے لئے قابلِ قبول اور قابلِ عمل ہے۔ یورپ نے اگر اسلام کو قبول نہیں کیا تو اِس کی یہ وجہ نہیں کہ وہ انکے سرد مزاج کے موافق نہیں ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے پیش نہیں کی۔ مسلمانوں نے تبلیغ کی طرف حقیقی توجہ نہیں دی۔ خدا کا دین اسلام وہ چراغ ہے جو ایسے تیل سے جلتا ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔ فرمایا:-

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ۔

(النور آیت ۳۶)

کہ خدا کے نور کی کیفیت یہ ہے جیسے ایک طاق ہو

جس میں دِیا پڑا ہو اور وہ دِیا ایک شیشے کے گلوب کے نیچے ہو اور وہ گلوب ایسا چمکدار ہو گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے اور وہ چراغ ایک ایسے برکت والے درخت زیتون کے تیل سے جلایا جا رہا ہو کہ وہ نہ شرقی ہو نہ غربی۔

پس اسلام ہر زمان و مکان میں قابلِ قبول اور قابلِ عمل ہے۔

اور اب جو اسلام یورپ میں پھیل رہا ہے یہ خدائی وعدوں کے موافق پھیل رہا ہے۔ یہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو پیش کرنے کی وجہ سے پھیل رہا ہے۔ یہ ایثار پیشہ مجاہدین کے خلوص اور پُرسوز دعاؤں کی وجہ سے پھیل رہا ہے۔

آپ کوشش کریں کہ آپ کا نمونہ لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچنے والا ہو۔ یورپ کی مادی زندگی، اس کی زخرفات آپ کو اپنی طرف نہ کھینچے۔ نظر دُور مستقبل پر رکھئے۔ ملکہ سبا کی طرح آئینہ کو موّاجِ دریا نہ خیال کریں۔ پانی اس کے نیچے تھا وہ صرف آئینہ تھا۔

مسیح موعودؑ کوئی نیا دین نہیں لائے ہاں انہوں نے آپ کو نیا عزم، نیا جوش، نیا ولولہ دیا ہے اور اس کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ نئے نشانات نازل فرما رہا ہے۔ یہی ہے نئی زمین اور نیا آسمان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام قادر صاحب ربوہ لکھتے ہیں:۔

کیا مسلمانوں کے لئے غیر مسلم کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کھانا جائز ہے؟

جواب:۔ غیر مسلم دو قسم کے ہیں ایک اہلِ کتاب دوسرے غیر اہلِ کتاب جن میں مشرک، دہریہ اور ملحد سبھی شامل ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم یعنی اہلِ کتاب کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور جائز ہے۔

قرآن مجید کی سورہ مائدہ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وطعام الّذین اوتوا الکتاب
حِلٌّ لکم وطعامکم حِلٌّ لھم۔

کہ تمہارے لئے اہلِ کتاب کا کھانا حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ مفسّرینِ قرآن نے طعام کی تشریح میں لکھا ہے کہ طعام سے مراد ہر قسم کا کھانا اور ان کا ذبیحہ مراد ہے۔ لیکن اِس آیت میں اہلِ علم کے نزدیک ذبیحہ ہی مراد ہے اور اِس کے لئے وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ اہلِ کتاب اپنے مذہب کے مطابق ذبح کرتے ہیں۔ انّھم یذبحون علی الملّۃ کہ وہ ایک آسمانی ضابطہ کے قائل ہیں۔ اس کی ہدایت کے تحت وہ ذبح کرتے ہیں (قرطبی جزو سادس)

ہماری جماعت کا فتویٰ یہی ہے کہ اگر کوئی اہلِ کتاب معروف طریق کے مطابق ذبح کرے اور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے نہ کہ غیر اللہ کا۔ تو آیت مندرجہ بالا کے تحت ایسے گوشت کو بھی

ضرورت پیش آنے پر بسم اللہ پڑھ کر استعمال کرنا
جائز ہے۔ (الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۶۴ء)
اور قرآن وحدیث سے یہ ثابت ہے۔

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ضلع ملتان لکھتی ہیں :۔

اگر امام ٹیلی ویژن پر نماز پڑھائے تو کیا
مقتدی اپنے گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں کیونکہ ٹی وی
پر ہم امام کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور اس کی آواز بھی
سُن سکتے ہیں۔

جواب :۔ اِس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ
رضی اللہ عنہ سے بھی سوال کیا گیا تھا۔ انہوں نے
جو جواب دیا تھا وہ پیشِ خدمت ہے۔ سوال
کرنے والے نے دریافت کیا تھا اگر قادیان مسجد
مبارک میں ریڈیو لگا دیا جائے تو کیا اِس پر تمام
دوسرے ممالک میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

جواب :۔ نہیں۔ کیونکہ اِس سے
دو نقصان ہوتے ہیں۔ اوّل اگر اِس
امر کی اجازت دے دی جائے تو لوگ
گھروں میں ہی نماز پڑھ لیا کریں
اور مسجدوں میں نہ آئیں اور اِس
طرح جماعت سے جو اتحاد اور اخوت
پیدا کرنے کی غرض ہے وہ مفقود
ہو جاتی ہے۔ دوسرا نقص یہ واقع
ہو سکتا ہے کہ لوگ قرآن کریم یاد
کرنا چھوڑ دیں۔ وہ یہی خیال کر لیں
کہ ہمیں قرآن یاد کرنے کی کیا
ضرورت ہے جب قادیان کی مسجد
میں قرآن پڑھا جائے گا تو ہم بھی
سُن لیں گے۔ اِس طرح چونکہ قرآن کریم
کے علم سے توجہ ہٹ جاتی ہے اِسلئے
اِس طریق پر نمازیں پڑھنا جائز نہیں۔

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۳۴ء)

محترمہ۔ آپ ریڈیو پر امام کی آواز تو سُن رہی
ہوں گی لیکن اقتداء امام کی نہیں ان کی تصویر
کی کر رہی ہوں گی۔ اور اِس بارہ میں حدیث میں
آیا ہے کہ نماز کے وقت ایسا کپڑا اگر سامنے ہو
جس پر تصویر ہے تو یہ مفسد صلوٰۃ ہے۔ (بخاری
کتاب الصّلوٰۃ باب ان صلّی فی ثوب فصلّب
او تصاویر صلّی لفسد صلاتہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پبلشر :۔ عبداللطیف خان
پرنٹر :۔ سید عبدالحی
مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت :۔ دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید۔ دفاتر
تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
تاریخ اشاعت :۔ ہر ماہ کی دس تاریخ
رجسٹرڈ نمبر ایل :۔ ۶۷۶
فون نمبر :۔ ۶۷۸
کتابت :۔ حمید الدین
سالانہ چندہ :۔ پانچ روپے فی پرچہ :۔ پچاس پیسے

مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق امیر و انچارج مبلغ غانا کے

ایمان افروز حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ خاکسار ۲ ۳/۵۴ کو ربوہ پہنچا ۲ ۳/۵۴ سے لے کر ۲۷ ۱/۵۵ تک خاکسار ربوہ میں دفتر تبشیر میں کام کرتا رہا اور ۲۷ ۱/۵۵ کو تیسری بار معہ اہل و عیال گولڈ کوسٹ (غانا) کیلئے بذریعہ بحری جہاز براستہ لندن روانہ ہوا۔ لندن میں کچھ عرصہ قیام کرنا پڑا۔

مال بردار جہاز میں سفر

لندن سے غانا کے لئے سواری کا بحری جہاز نہ مل سکا بالآخر ایک مال بردار جہاز میں سیٹ مل گئی اس جہاز میں میرے اور میرے اہل و عیال کے علاوہ صرف تین اور مسافر تھے۔ ایک انگریز عورت اپنی نوجوان بچی کے ساتھ اور ایک نائیجیریا کا رہنے والا باشندہ تھا۔ اس انگریز عورت کے ساتھ میری اہلیہ کی گفتگو ہوتی رہی۔ اثنائے گفتگو ایک دن یہ انگریز عورت کہنے لگی کہ ہمارے پادریوں نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اسلام میں عورت کی کوئی پوزیشن نہیں بلکہ عورت کے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ مجھے جب اِس بات کا علم ہوا تو مَیں نے اس انگریز عورت کے سامنے اسلام میں عورت کی حیثیت کے متعلق ایک بسیط گفتگو کی اور قرآنِ مجید اور احادیث کے حوالہ جات دے کر مَیں نے اس کے سامنے واضح کیا کہ اسلام میں عورت بحیثیت بیوی، ماں، بہن، بیٹی کس طرح وراثت میں حصّہ دار ہے۔ بوقت نکاح عورت کا مہر مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کی شادی کے موقع پر اس کے سسرال اور ماں باپ کی طرف سے اسے زیورات اور تحائف پیش کئے جاتے ہیں اور بحیثیت بیوی مرد کو اس کے ساتھ حُسنِ معاشرت کرنے پر اسلام نے کس قدر زور دیا ہے۔ جب یہ سب باتیں مَیں نے اس کے سامنے بیان کیں تو وہ کہنے لگی کہ تعلیمات تو نہایت ہی عمدہ ہیں لیکن ہمارے پادری ہمیں اسلام سے بدظن کرنے کے لئے ہمارے سامنے بیان کرتے ہیں کہ اسلام میں عورت کو بہت ہی کم حیثیت دی گئی ہے اور ہمارا تو یہ حال ہے کہ بوقتِ شادی ہمیں بائیبل اور انگوٹھی دے کر ہی رشتۂ ازدواج میں منسلک کر دیا جاتا ہے۔

غانا میں میری آمد

ہم ۲۲ ۳/۵۵ کو غانا پہنچے۔ وہاں بندرگاہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت ہمارے استقبال کے لئے موجود تھے ۳/۵۵ ۲۶ بروز ہفتہ اکابر جماعت ہائے غانا سالٹ پانڈ میں جمع ہوئے اور خاکسار کو استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ ۳/۵۵ ۳۱ کو خاکسار علاقہ شانٹی کی جماعتوں کے معائنہ کے لئے گیا اور ۴/۵۵ ۳ کو کماسی سے واپس سالٹ پانڈ آیا اور حسبِ معمول روزانہ قرآنِ مجید کا درس دیتا رہا مبلغین کلاس کے طلباء کو اسباق دئے جاتے رہے اور جملہ احمدیہ سکولز کی جنرل مینجری کے فرائض ادا کرتا رہا جماعت میں تبلیغی اور تربیتی دوروں کے سلسلہ میں ہر سال ہزاروں میل کا سفر کرتا رہا۔

آقرہ کو روانگی

۴/۵۵ ۱۷ کو بمقام آقرہ جانے کا موقع ملا۔ وہاں کی جماعت نے ایک استقبالیہ میٹنگ خاکسار کے اعزاز میں منعقد کی اور ایڈریس پیش کیا جس کا خاکسار نے جواب دیا۔ بوقتِ شام اسی دن سیرۃ النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اِس جلسہ میں جماعت کے علاوہ شامی مسلمان، ہندو اور بہت سے عیسائی بھی شامل ہوئے۔

اخبار کو میرا احتجاجی نوٹ

۵/۵۵ ۷ کو آقرہ سے نکلنے والے ایک اخبار گرافک میں ایک کمپنی نے جس کا نام I.C.O. تھا اپنی مصنوعات کی فروخت کے سلسلہ میں ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا کہ

"The mountains now coming to Mahammat Muhammat will no more walu up to the mountains"

اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد میں نے ۵/۵۵ ۹ کو اس اخبار کے ایڈیٹر اور مینجر کو بطور احتجاج تار دی اور چٹھی بھی لکھی کہ اِس قسم کے اشتہار دینے کی غرض نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخفیف مدِّ نظر ہے اِس لئے آپ ایسے اشتہارات کی اشاعت سے اجتناب کریں جس پر اخبار مذکور نے معذرت شائع کی۔

مختلف میٹنگز میں میری شرکت

یکم جون ۱۹۵۵ء کو Maamu کونسل میں مشنز کے جملہ سکولز کے جنرل مینجران کی ایک میٹنگ بُلائی گئی خاکسار بھی احمدیہ مسلم ایجوکیشنل یونٹ کی طرف سے گیا۔ میٹنگ کے بعد Zion مشن کے اسسٹنٹ بشپ کے ساتھ عیسائی عقائد پر دیر تک گفتگو ہوئی۔ ۶/۵۵ ۱۷ کو بمقام اسی کما ایک پبلک اجلاس کیا گیا جس میں خاکسار نے دو گھنٹے تک مسلسل تقریر کی۔ ۶/۵۵ ۳۰ کو ایک سینئر ایجوکیشن آفیسر اور پروفیسر Winnbat گورنمنٹ ٹریننگ کالج سے ملا۔ عیسائی عقائد پر اس سے گفتگو ہوئی اور "Where did Jesus die" کتاب اسے مطالعہ کے لئے دی گئی۔ ۷/۵۵ ۲ کو فلڈر طیف کمیٹی کی ایک میٹنگ میں ایک عیسائی پادری کو تبلیغ کی گئی۔ ۷/۵۵ ۱۰ کو سالٹ پانڈ کونسل ہال میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹنگ ہوئی جس میں قائم مقام چیف جسٹس بھی آئے میٹنگ ۲½ بجے تک جاری رہی۔ ۲۹ر اور ۳۰ر اگست ۱۹۵۵ء کو بمقام آقرہ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے ساتھ جنرل مینجرز کی ملاقات ہوئی جس میں خاکسار نے بھی اپنے مشن کی طرف سے نمائندگی کی۔ ۱۳ر ستمبر ۱۹۵۵ء کو کیمبرج یونیورسٹی کے ایک یورپین پروفیسر سالٹ پانڈ آئے ان سے مذہبی گفتگو ہوئی ۲۶ر ستمبر کو World Assembly of Youth کی بمقام سالٹ پانڈ ایک میٹنگ ہوئی جس میں خاکسار کو بھی مدعو کیا گیا۔ ۲۹ر ستمبر ۱۹۵۵ء کو ایک یورپین ایجوکیشن آفیسر کو تبلیغ کی اور سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔

غیر از جماعت احباب سے مناظرہ

۳۰ر ستمبر ۱۹۵۵ء کو بمقام ایکوازی غیر احمدیوں سے خاکسار کا مناظرہ ہوا جس میں مخالف عالم کو حزیمت اٹھانی پڑی۔ ۴ر نومبر ۱۹۵۵ء کو آقرہ سوشل ویلفیئر ہال میں خاکسار نے گورنمنٹ کے مدعو کرنے پر اخلاقی اقدار کے موضوع پر لیکچر دیا۔ سامعین نے حکومت کے افسرانِ محکمہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے اداروں کے ہیڈز اور عام پبلک کے لوگ شامل ہوئے ۷ر نومبر ۱۹۵۵ء کو مسٹر ڈی۔ اے آقوا پرنسپل سینیئر ویلفیئر آفیسر آقرا کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ ۹ر نومبر ۱۹۵۵ء کو ایک عیسائی ڈاکٹر سے ملاقات ہوئی۔ اسلام کے متعلق اس کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ ہاؤس کرافٹ یورپین ایجوکیشن آفیسر کے ساتھ ملاقات ہوئی اور ضروری گفتگو ہوئی۔ تیماباند رگاہ کی تقسیم کرنے والی کمیٹی کو مسجد احمدیہ کے لئے زمین کے حصول کے لئے لکھا گیا۔ ۱۵ر نومبر ۱۹۵۵ء کو کیپ کوسٹ ہائی کورٹ میں ایک احمدی دوست کی وصیت کے سلسلہ میں پیش ہوا۔ ۱۴ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو دوبارہ ایک احمدی دوست کی وصیت کے سلسلہ میں پیش ہوا۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۵۶ء بمقام آقرہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن سیکنڈری سکولز کو ملا اور ڈاکٹر سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول اور وائس پرنسپل سعود احمد صاحب کی پاکستانی ڈگریوں کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ۱۹ر جنوری ۱۹۵۶ء کو ویسٹرن ریجن کیپ کوسٹ سیکنڈری سکولز کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو ملا اور احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے کانسی چیوشن (پراسپکٹس) کی ایک کاپی اسے دی گئی۔

نبراس المؤمنین کا انگریزی ترجمہ

نبراس المؤمنین جو کہ ایک عدد احادیث کا مجموعہ ہے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔

ورثہ کی شرعی تقسیم کے بارہ میں ضروری کارروائی

۱۳ر فروری ۱۹۵۶ء کو اپنے مشیر قانونی کو کیپ کوسٹ جا کر ملا اور اس سے احمدی بچوں اور بیویوں کی وراثت کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی۔ کیونکہ جماعت احمدیہ میں Akan اقوام کی اکثریت ہے اور Akan اقوام میں قومی روایات اور قانون کے تحت بچوں اور بیویوں کو وراثت نہیں ملتی بلکہ

بھائی کو اور بھائی کی عدم موجودگی میں بھانجوں کو ملتی ہے اِس سلسلہ میں بیرسٹر سے گفتگو کی۔ اسنے مشورہ دیا کہ جماعت کی ایک جنرل کانفرنس میں ریزولیوشن پاس کیا جائے کہ احمدیہ جماعت اپنے بچّوں اور بیویوں کو اسلامی قانونِ وراثت کے تحت وراثت میں حصّہ دار بنائیں۔ ۱۴ر مارچ ۱۹۵۶ء کو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا ایک لیکچر The marriage of Ahmadiyyat تمام وزراءِ مملکت غانا، کلبوں اور تمام لائبریریوں کو بذریعہ پوسٹ بھجوایا گیا۔

SWISS U.T.C. کمپنی کے دو جرمن احباب مشن ہاؤس ملنے آئے انہیں تبلیغ کی گئی سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا اور انگلشن قرآن مجید کے دو نسخے انہوں نے قیمتاً خریدے۔ ۲۸ر مارچ کو روزنامہ ڈیلی گرافک کو رمضان المبارک کے موضوع پر ایک مضمون اشاعت کے لئے بھجوایا۔

غیر از جماعت احباب سے مناظرہ

۶ر مئی ۱۹۵۶ء کو بمقام کیپ کوسٹ غیر از جماعت احباب سے چار گھنٹے تک مناظرہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی ہوئی۔ ۱۲ر مئی ۱۹۵۶ء کو غانا یونیورسٹی کے ہسٹری اور ریلیجین کے پروفیسر مسٹر این کیو کنگ بروز عید سالٹ پانڈ مشن ہاؤس میں آئے ان سے دیر تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی بالآخر انہوں نے ہماری خوشنما مسجد اور سکول وغیرہ کو بھی دیکھا۔ مورخہ ۶ر جون ۱۹۵۶ء کو شمالی غانا کے دورہ پر گیا وہاں D.D.C. سینئر ٹمالی سکول گیا وہاں کے ہیڈ ٹیچر جو کہ احمدی تھے ان سے ملاقات ہوئی۔ احمدی لڑکوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ لینڈ ڈیپارٹمنٹ میں ایک پلاٹ حاصل کرنے کیلئے بھی گیا۔ بہت سا لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ ٹیچر ٹریننگ کالج میں بھی گیا اور لٹریچر تقسیم کیا۔

قیدیوں کے لئے قرآنِ مجید

۳۰ر جون ۱۹۵۶ء کو سوشل ویلفیئر آفیسر سے ملاقات ہوئی۔ اسے قید خانے کے قیدیوں کے لئے قرآن مجید اور بعض دوسری کتب دیں۔

وزراءِ مملکت کی مسجد میں آمد

۴ر اگست ۱۹۵۶ء کو مسٹر لاثانی وزیر صحت اور ان کے ساتھ مسٹر عبداللہ سالٹ پانڈ مسجد دیکھنے آئے انہیں چائے پیش کی گئی اور تبلیغ کی گئی۔ ۱۱ر اگست ۱۹۵۶ء کو وزیرِ اعظم، وزیر تجارت، وزیر مال اور وزیر بے محکمہ سالٹ پانڈ آئے ان سے ملاقات کی اور سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ ایک جرمن ۲ر ستمبر کو سالٹ پانڈ مشن ہاؤس میں آئے ان سے گفتگو ہوئی انہیں کچھ لٹریچر بھی پیش کیا گیا ۴ر ستمبر ۱۹۵۶ء کو وزیر تعلیم نے جنرل مینجرز کی ایک میٹنگ بمقام آکرہ بلائی اور خاکسار بھی بطور جنرل مینجر احمدیہ ایجوکیشن یونٹ میٹنگ میں شامل ہوا۔

گولڈ کوسٹ کی آزادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولڈ کوسٹ کی آزادی کی تاریخ ۶ر مارچ ۱۹۵۷ء مقرر ہوئی جس پر وزیرِ اعظم کو مبارکباد کا تار

دیا گیا۔ ۶۔ نومبر ۱۹۵۶ء کو مرزا مجید احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول آقرا ائیرپورٹ پر پہنچے۔ انہیں ساتھ لے کر قائم مقام ڈائریکٹر ایجوکیشن سے ملاقات کی۔ ۸۔ نومبر کو مرزا مجید احمد صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی گئی کیونکہ سابق پرنسپل سفیر الدین صاحب غانا سے جا چکے تھے۔

۱۵۔ دسمبر ۱۹۵۶ء کو خاکسار Oda پہنچا وہاں کی جماعت کو خطاب کیا۔ مشن کے لئے ایک قطعہ زمین ۸۰۰ × ۴۰۰ فٹ مشن ہاؤس کے لئے حاصل کیا۔ یہ علاقہ ہیرے جواہرات کا علاقہ ہے۔

(نذیر احمد مبشر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو معلوم ہی ہے؟

کہ

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ کے مشہور شاگرد

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)

کے دواخانہ کا نام اب

مشہور دواخانہ

ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب

اتنا پتہ ہی کافی ہے

مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰

فون نمبر ۷۴۸۴۴ (ربوہ فون ۶۳۸)

نگران:۔ حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

اندرون، بیرونِ ملک ہوائی سفر کی

ٹکٹوں کی بکنگ اور ہر قسم کی

معلومات کے لئے ہماری خدمات

حاصل کریں

الٰہی ٹریول سروس

فون ۵۲۴۱۵

۹ فضل چیمبر ۱۶ ہال روڈ۔ لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

پاک ٹمبرز

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دکان ۶۲۶۱۸

فون رہائش ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۳۸۴۹
گھر ملک عبداللطیف ستکوہی فون ۶۲۵۱۶

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر
خریدنے کے لئے
Digitized by Khilafat Library Rabwah
الائیڈ سائنٹفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

ہر قسم کے
کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور پٹوں
نیز
سلنسر بکس اور سلنسر پائپ
کیلئے
ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون ۳۱۱۴۶۳

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے
مشہور مجرّبات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق
حبِ اٹھرا — مکمل کورس — پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں — مکمل کورس — تیس روپے
زدجامِ عشق — ایک ماہ کے لئے — تیس روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ و زیورخ فون نمبر ۶۳۸
نگران: حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوبے ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

پر تشریف لاویں

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰

رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ

رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ بی انارکلی لاہور

کپڑے کی عظیم دکان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراد کلاتھ ہاؤس۔ ریل بازار فیصل آباد

فون نمبر ۲۲۷۴۰ —— ۶۷۷۶۷

ہر قسم کے پارچات۔ اونی۔ سوتی۔ ریشمی۔ بنارسی ساڑھیاں۔ لہنگا سوٹ۔ کمبل۔ گرم سوٹنگ وغیرہ واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لاویں۔

بشیر احمد مراد کلاتھ ہاؤس ریل بازار

فیصل آباد

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
مکرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳